مولانا محمد طارق نعمان گڑنگی

استاذ المحدثین کا سانحہ ارتحال

قحط الرجال کا دور ہے علماء اسلام ہم سے آئے روز رخصت ہوتے جا رہے ہیں وہ جنہیں دیکھ کر دلوں کو چین وقرار ملتا تھا جن سے طالب دین اپنی علمی پیاس کو بجھایا کرتا تھا۔ان کے قول اور فعل میں تضاد نہیں ہوتا وہ جن کے مشن کو اپناتے ہیں ان جیسے کردار کو بھی اپناتے ہیں میری مراد یادگار اسلاف نمونہ اسلاف زینۃ المحدثین ،استاذ المحدثین شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہے گزشتہ دنوں ڈاکٹر صاحب مرحوم بھی ہمیں داغ مفارقت دے گئے ان کی دینی وملی سیاسی وسماجی خدمات ہمارے لئے مشغل راہ ہیں انہوں نے دین کی محنت کو اپنا مشن بنایا اور اسی مشن پہ موت کی تمنا کی اللہ پاک نے انہیں موت بھی عظیم عطا فرمائی بیماریوں کی حالت میں بھی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی دارالحدیث میں جلوہ افروز ہوتے رہے اللہ پاک نے شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے دین کی خدمت کے لئے قبول کر دیا تھا جس ادارے میں پڑھا اسی میں ہی پڑھایا جس مسند پہ حضرتؒ کے اساتذہ بیٹھا کرتے تھے اللہ پاک نے انہیں یہ اعزاز عطا فرمایا کہ وہ بھی اپنے اساتذہ سے حاصل کئے ہوئے فیض کو انہیں کے مسند پہ بیٹھ کر آگے پہنچاتے رہے۔

ہر لحظہ مومن کی نئی شان، نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان

علماء حق کی بارہ نشانیوں کا مجموعہ

علماء حق کی بارہ نشانیاں امام غزالیؒ نے بیان فرمائی ہیں میں نے جب شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی پہ نظر ڈالی مجھے ان میں یہ نشانیاں نظر آئیں اور میرے دل نے گواہی دی کہ موصوف میں یہ تمام صفات عیاں ہیں یقیناً یہ علماء حق کے قافلے کے امین ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پوری زندگی لوگوں کو دعوت الی اللہ اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جگایا ان کا دن اور رات دل میں یہ ہی تڑپ رکھنا دینی جذبہ تھا انہوں نے لوگوں کو دینی علوم کا زیور بھی دیا اور دین کی سربلندی کے لئے میدان عمل میں نکلنے کی ترغیب بھی دی۔ یقیناً ان کا یہ عمل شاعر مشرق علامہ اقبال

مرحوم کے ان اشعار کی عکاسی کرتا ہے۔

غرض میں کیا کہوں تجھ سے کہ وہ صحرانشیں کیا تھے
جہاں گیر وجہاں دارہ جہاں نیاں وجہان آرا
مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آباء کی
جو دیکھیں ان کو یورپ میں تودل ہوتا ہے سپارا
تجھے اس قوم نے پالا ہے آغوش محبت میں
کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں سے تاج سردارا

فقیری میں شہنشاہی

زینۃ المحدثین واستاد المحدثین حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب کی زندگی بھی بادشاہوں اور شہنشاہوں والی تھی لیکن یہ ایک ایسے بادشاہ وشہنشاہ تھے کہ ان کی زندگی کو دیکھ کر بادشاہ بھی اپنی بادشاہی کو بھول جایا کرتے تھے دینی مدارس کے اندر سب سے بڑا مقام اور مرتبہ جس شخصیت کو حاصل ہوتا ہے وہ شیخ الحدیث ہوتا ہے لیکن میں نے حضرتؒ کے کردار کو دیکھا کہ آپ درس وتدریس کے علاوہ اپنے گھر کے کام بھی خود ہی کیا کرتے تھے میرے دل میں ہمیشہ ان سے ملنے کی تڑپ تھی اور عنقریب ان کے مسکن پر جانے کا ارادہ تھا لیکن خدا کی مرضی۔۔۔

میں تیرے ملنے کو معجزہ کہہ رہا تھا لیکن
تیرے بچھڑنے کا سانحہ بھی کمال تھا

حضرت شیخ نے علوم نبوت کو پھیلانے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی آپ کے آج بھی لاتعداد شاگرد اندرون وبیرون ملک اشاعت دین میں مصروف ہیں۔

آپ نے ہمیشہ اہل حق کی ترجمانی کی اور مذہبی جماعتوں میں اتحاد واتفاق کی فضا کو قائم کئے رکھا آپؒ دینی ومذہبی سیاسی وسماجی سب تنظیموں کے لئے قابل احترام تھے۔

دعوتِ فکر

ان کا سانحہ ارتحال ہمیں ایک دعوت فکر دے رہی ہے کہ اے جماعت علماء! اکابر آپ سے الوداع کرتے جارہے ہیں ان کے مسند کا خیال رکھنا ان کے مشن پہ قائم ودائم رہنا مولانا کی جدائی سے تاریخ کا ایک عظیم باب بند ہوگیا شیخ جوہری طحاوی نے حضرت بنوریؒ کے لئے فرمایا تھا اور آج میں یہ شعر زینۃ المحدثین استاد المحدثین مولانا

ڈاکٹر شیر علی شاہؒ کے نام کرتا ہوں۔

ما انت عالم هندی انما انت
ملك نزل من السماء لاصلاحی

مولاناؒ کے جنازہ کا منظر کو دیکھ کر احمد بن حنبلؒ کا قول مجھے یاد آ گیا کہ ہمارے جنازے ہی ہماری حقانیت کو واضح کریں گے شیخ صاحبؒ کے جنازہ میں عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر دیکھ کر میرے ذہن میں شاعر کا یہ شعر گھومنے لگا اور زبان سے قلم اور پھر قرطاس کی زینت بن گیا۔

اک جنازہ اٹھا مقتل سے عجب شان کے ساتھ
جیسے سج کر فاتح کی سواری نکلے

اللہ پاک شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دینی وملی خدمات کو قبول فرمائے اور انکے پسماندگان متعلقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے آمین یا رب العالمین بحرمة سیدا لانبیاء والمرسلین

(بشکریہ روزنامہ اسلام 8/11/2015)

بادشاہوں کے بھی کشتِ عمر کا حاصل ہے گور
جادۂ عظمت کی گویا آخری منزل ہے گور
اب کوئی آواز سوتوں کو جگا سکتی نہیں
سینۂ ویراں میں جانِ رفتہ آ سکتی نہیں